

حصہ شر

مکاتیب

خطوط نگاری کی تعریف

اگر ہم کسی سے بات کرنا چاہیں اور وہ شخص ہمارے سامنے موجود نہ ہو تو اپنی بات اُسے لکھ کر بھیجننا "خطوط نگاری" یا "مکتب نگاری" کہلاتا ہے۔

مولوی عبدالحق ایک جگہ لکھتے ہیں: "خط ولی خیالات و جذبات کا روز نامیہ اور اسرار حیات کا صحیفہ ہے۔" مکتب نگاری ادب کی ایک قدیم صنف ہے۔

ڈاکٹر سید عبد اللہ کہتے ہیں: "خطوط نگاری خود ادب نہیں مگر جب اس کو خاص ماحول، خاص مزاج، خاص استعداد، ایک خاص گھری اور خاص ساعت میر آجائے تو یہ ادب بن سکتی ہے۔"

خطوط نگاری کی مختصر تاریخ

جہاں تک اردو کا تعلق ہے تو اس میں خطوط نگاری کا دا سن بہت دیکھ ہے اور خطوط نویسی کی روایت اتنی توانا ہے کہ بذات خود ایک صنف ادب کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اردو زبان میں مکتب نگاری کو بطور صنف ادب متعارف کروانے کا سہرا مرزا رجب علی بیگ سرور کے سر ہے۔ تاریخ ادب میں اگرچہ یہ خطوط اپنی قدامت اور اولیت کی بدولت قابل ذکر ہیں لیکن تخلیقی اعتبار سے یہ خطوط اسلوب کی چاشنی اور موضوعاتی تنوع کا کوئی قابل ذکر پہلو سامنے نہ لالے۔

اردو زبان میں مکتب نگاری کو بحیثیت ایک ہر دلعزیز صنف ادب متعارف کرانے کا سہرا مرزا اسد اللہ خان غالب کے سر ہے۔ غالب کی خطوط نگاری اردو نثر کے فروع میں سُنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے دلکش اسلوب سے غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنادیا۔

مرزا اسد اللہ خان غالب کے بعد جن مشاہیر ادب نے مکتب نگاری پر توجہ دی ان میں سرید احمد خان، مولانا محمد حسین آزاد، خواجہ الطاف حسین حالی، علامہ شبلی نعمانی، محسن الملک، وقار الملک، ڈپٹی نذیر احمد، سیدا کبر حسین، اکبرالہ آبادی، داغ دہلوی، امیر میانی، ریاض خیر آبادی اور سید علی ناصر کے نام قابل ذکر ہیں۔

ابوالکلام آزاد بھی مکتب نگاری میں ایک خاص طرز کے موجد ہیں۔ مولانا کے خطوط کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں "غبار خاطر"، "مکاتیب ابوالکلام آزاد"، "نقش آزاد"، "تبرکات آزاد" اور "کاروانِ خیال" قابل ذکر ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ شہرت "غبار خاطر" کے حصے میں آئی۔

خطِ غالب - بنام ہرگوپال تفتہ

مرزا سداللہ خان غالب

ولادت: 1797ء ☆ وفات: 1869ء



نشر ہوا نظم مرزا سداللہ خان غالب ہر میدان میں ہر صرف پر غالب نظر آتے ہیں۔ شاعری کے ایوان میں قصیدہ نگاری ہو یا غزل کوئی دونوں پہلو یکساں تاثر دیتے ہیں۔

حالات و زندگی / تاریخ

مرزا سداللہ خان غالب 1797ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مرزا عبداللہ خان ایک معزز فوجی افسر تھے۔ جب غالب کی عمر پانچ سال کی تھی تو والد صاحب ایک لڑائی میں کام آگئے۔ ان کے بعد غالب کے چچا نصراللہ خان نے ان کی پرورش کی، لیکن تین ہی سال بعد وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے نانا خواجہ غلام حسین نے جو آگرہ کے معزز رئیس تھے انہیں اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ یہاں وہ نوجوانی کی عمر تک پہنچے۔ ان کی تعلیم کا بڑا اچھا انتظام کیا گیا تھا اور آرام و آسائش کا بھی بڑا خیال رکھا جاتا تھا۔ مادی اعتبار سے یہی ان کی زندگی کا بہترین دور تھا جہاں انہوں نے ریسانہ ٹھاٹھ کے ساتھ کئی سال بسر کئے۔ یہ عافیت، راحت اور مکمل بے فکری پھر انہیں ساری زندگی میسر رہ آئی۔ مرزا سداللہ خان غالب کی عمر تیرہ سال ہی کی تھی جب ان کی شادی دہلی کے نہایت مشہور اور معزز خاندان میں ہو گئی۔ اس طرح ان کا آنا جانا دہلی میں ہونے لگا، یہاں تک کہ ان مستقل قیام بھی دہلی ہی میں ہو گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دہلی میں بہترین اہل فضل و کمال جمع تھے۔ ہر طرف علمی، ادبی مجالس جم رہی تھیں۔ بچپنہ شعرو و شاعری کا دلدادہ تھا۔ غالب بھی یہاں آ کر اس سوسائٹی کے ممتاز فردوں میں ہو گئے اور جس شاعری کا ذوق انہیں بچپن سے تھا اس کے ارتقائی اور تکمیلی مراحل یہیں آ کر ٹھے ہوئے۔ البتہ مالی طور پر ان کی حالت کبھی اچھی نہ رہی۔ اگرچہ اس زمانے کے لحاظ سے ان کی آمدی خاصی معقول تھی لیکن وہ مزانج کے اعتبار سے بہت شاہ خرچ تھے اس لئے ہمیشہ تنگدست ہی رہے۔ ساری عمر دہلی میں گزار دی اور آخر کار 1869ء میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

غالب: بحیثیت شرکار

شاعری کے علاوہ مرزا سداللہ خان غالب نے اردو نشر کو بھی بنایا اور سنوارا ہے۔ انہیں یہ احساس ہو چکا تھا کہ اردو نشر بہت ہی مشکل دور سے گزر رہی ہے اور اس کا دائرہ بہت ہی محدود ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ غالب نے نشر میں کتابیں لکھیں لیکن ان کا عظیم کارنامہ ان کی جدید خطوط نویسی ہے جس نے انہیں اردو نشر کی دنیا میں عظمت عطا کی۔ غالب کے زمانے میں خطوط بڑے مشکل انداز سے فارسی میں لکھے جاتے تھے جو عموماً ناقابل فہم ہوتے دوسرے نظر پر ظم کا احساس ہوتا۔ لمبے چوڑے القابات، مشکل اور مقفع و مسجع عبارت، استعارے، تشبیہات، عربی، فارسی، سنسکرت کے الفاظ اور جملے کثرت سے مستعمل ہوتے۔ غرض خطوط میں مشکل سے مشکل انداز اپنا کر اپنی علمی قابلیت اور زبان دانی کی مہارت کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔ غالب نے جو تبدیلیاں اردو خطوط نویسی میں اختیار کیں وہ یہ تھیں:

- (1) غالب نے القاب حسب مراتب لکھے اور سادہ و مختصر القاب اختیار کئے۔
- (2) غالب کو حاضر بنادیا جیسے دو آدمی سامنے بیٹھے مونگنگو ہوں۔
- (3) مراسلے کو مکالے کی صورت عطا کی۔
- (4) آسان، سادہ اور عام فہم انداز اختیار کیا۔ زبان بے حد کھل اپنائی۔
- (5) دوسری زبانوں کے الفاظ کو استعمال نہ کیا۔ مقفع و مسجع الفاظ، استعارے اور تشبیہات سے بچتے رہے۔
- (6) عربی، فارسی اور سنسکرت کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے بجائے اردو کو اظہار کا ذریعہ بنایا۔

(7) مزاجیہ اور سادہ الفاظ کو بڑی دلچسپی سے خطوط میں جگہ دی۔

(8) طوالت کی جگہ اختصار پسندی کو اپنایا۔ بے تکلفی، خلوص، شوختی اور محبت کو اختیار کیا۔

مرزا اسد اللہ خان غالب عظیم شاعر اور منفرد جدید خطوط نگاری کے موجود تھے۔ ان کے خطوط میں بے تکلفی، سادی، اختصار، جزئیات نگاری، جامعیت، نکتہ نگاری، مزاج اور ظرافت کی چاشنی، سمجھی کچھ پایا جاتا ہے۔ ان کے خطوط اردو نثر میں نیا تجربہ اور نقش اول ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف شاعری بلکہ نثر میں بھی اپنا لواہا منوالیا۔ ان کا عظیم کارنامہ ان کی خطوط نویسی ہے۔

تصانیف اردو خطوط کے مجموعے ”عودہ هندی“، ”اردوئے معلیٰ“ اور ”مکاتیب غالب“ کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ چار دیوان فارسی شاعری اور ایک دیوان اردو شاعری ان کی تصانیف ہیں۔

خط خط ایک ذاتی تحریر کے تحت لکھا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں خطوط کی حیثیت ذاتی اور انفرادی رازدارانہ تحریر کے طور پر رہی۔ یہ مرزا اسد اللہ خان غالب کا کمال تھا کہ انہوں نے ذاتی صنف نثر کو بھی ادبی صنف بنادیا اور یوں خطوط نگاری نے ایک باقاعدہ ادبی نثری صورت اختیار کر لی۔ اس کے بعد کتنے ہی نثر نگاروں نے اس میدان میں ان کی پیروی کی مگر ان کا سامقاص حاصل نہ کر سکے۔ نتیجتاً آج اردو ادب کا دامن نثر نگاروں کے بلند پایہ خطوط سے مالا مال ہے۔



فرہنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جوانب	جانب کی جمع، ہر جانب	جانب	جانب کی جمع، ہر جانب



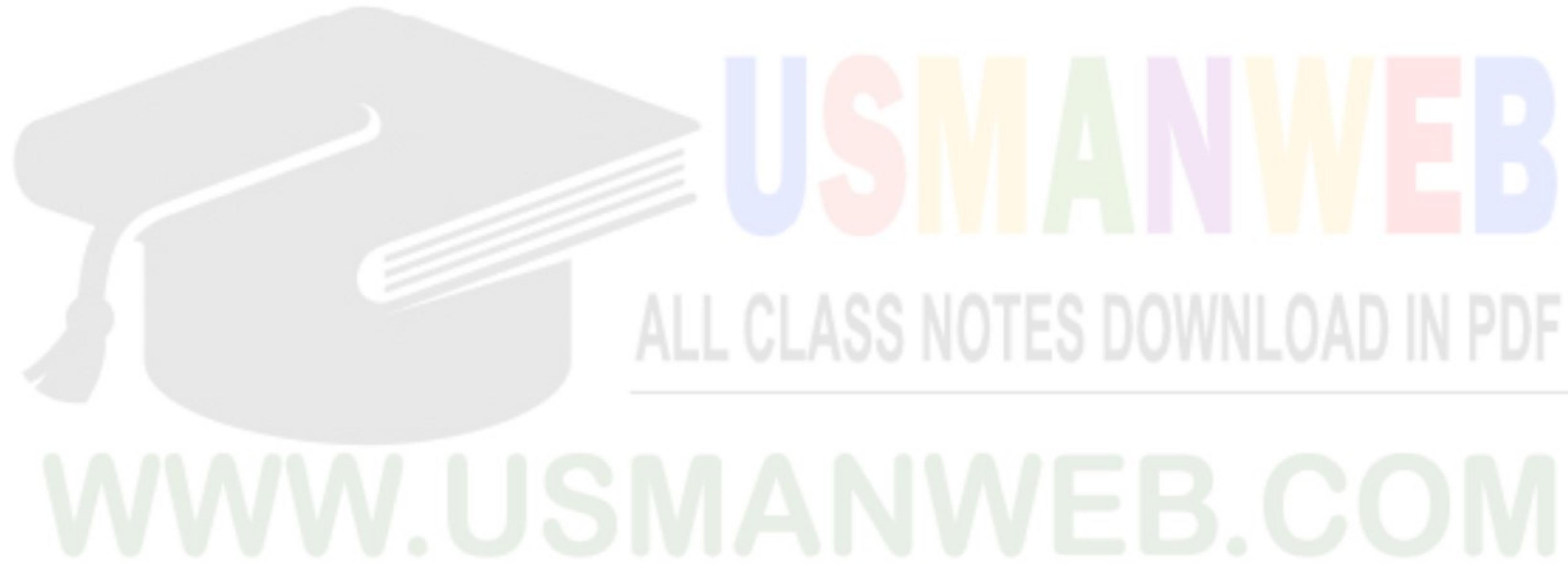
USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

www.usmanweb.com

خط کی اہم باتیں

- (1) غالب ہرگو پال تفتہ سے پوچھر ہے ہیں کہ خفا ہو یا راضی ہو۔
- (2) پھر پوچھتے ہیں کہ اگر خفا ہو تو کس بات پر خفا ہو۔
- (3) غالب کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہو کہ جس کا خط آیا، وہ شخص خود تشریف لایا ہے۔
- (4) غالب تہائی میں خطوط کے بھروسے جتتے ہیں۔
- (5) روزانہ بہت خطوط آتے ہیں اور غالب کا دن خطوط کے جواب دینے میں گذر جاتا ہے۔
- (6) غالب تفتہ سے پوچھر ہے ہیں کہ خط نہ لکھنے کی وجہ بتاؤ۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو یہ نگ خط نہیں جو۔



کشیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

غالب کا اصل نام تھا:

1

(د) دلاور حسین علی

✓ (ج) مرتضیٰ اللہ بیگ خان

(ب) نصر اللہ بیگ

(الف) نجم الدولہ

✓ (د) مرتضیٰ غالب

(ج) میر تقیٰ میر

(ب) سرید احمد خان

(الف) علامہ اقبال

2

(د) اسد

(ج) دبیر الملک

(ب) نصر اللہ بیگ

✓ (الف) مرتضیٰ نوشه

3

(د) نجم الدولہ

✓ (ج) اسد

(ب) دبیر الملک

(الف) مرتضیٰ نوشه

4

✓ (د) مرتضیٰ غالب

(ج) اطاف حسین حالی

(ب) مولوی عبد الحق

(الف) سرید احمد خان

5

”عودہندی“ اور ”اردوئے معلیٰ“ ان کی نشری تصانیف ہیں:

(الف) سرید احمد خان

غالب کا پہلا خط ان کے نام ہے:

6

(د) مولانا محمد حسین آزاد

✓ (ج) بہادر شاہ ظفر

(ب) میر مہدی مجرد

✓ (الف) ہر گوپاں تفتہ

7

(الف) گھرنہ آنے کی

✓ (ب) خط نہ لکھنے کی

(ج) آم نہ بھینے کی

(د) یادنہ رکھنے کی

8

اپنے خط ”بنام ہر گوپاں تفتہ“ میں مرتضیٰ غالب اس بات کی شکایت کر رہے ہیں:

(الف) شاعری کے

✓ (ب) کتابوں کے

(ج) خطوط کے

(د) دواؤں کے

All Classes Chapter Wise Notes

[Punjab Boards](#) | [Sindh Boards](#) | [KPK Boards](#) | [Balochistan Boards](#)

[AJK Boards](#) | [Federal Boards](#)

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودیہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈ، فیڈرل بورڈ، سندھ بورڈ، بلوچستان بورڈ، خیبر پختونخواہ بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class

Notes | Past Papers

12th Class

Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔۔

WhatsApp Group 0306-8475285

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM